۱۷۹۹ء میں رنجیت سنگھ نے حاکم کابل شاہ زمان سے مطلق العنان حکومت قائم کرنے کی اجازت لے لی۔ شاہ زمان اس عیارانہ چال کو نہ سمجھا تھا کہ سکھوں کی حکومت مسلمانوں پر کیا مظالم ڈھائے گی۔ رنجیت سنگھ نے ۱۸۰۹ء میں انگریزوں سے دوستی کا معاہدہ کر لیا۔ (معاہدۂ امرتسر) اور مسلمانوں پر سختیاں شروع کر دیں[۱۳]۔ رنجیت سنگھ کی سفاکیوں نے ہی حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور ان کے عظیم رفقاء کو اعلان جہاد کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اس اصلاحی جہاد نے مسلمانوں میں کچھ بیداری ضرور پیدا کی ہے۔ مگر انگریزوں کی تفرقہ انداز پالیسی اور سکھوں کی ریشہ دوانیوں نے مسلمانوں کی قوتوں کو مجتمع نہ ہونے دیا۔ افسوس کچھ مسلمان زعماء اپنے خاص سود جویانہ مقاصد کی خاطر انگریزوں اور سکھوں کے حلیف بن گئے۔ علامہ اقبال مسلمانوں کے انہی "خالصہ دوستانہ" عزائم پر انتقاد فرماتے ہیں ؎

تا مسلماں کرد با خود آنچہ کرد — گردشِ دوراں بساطش در نورد
مردِ حق از غیرِ حق اندیشہ کرد — شیرِ مولا روبہی را پیشہ کرد
از دلش تاب و تبِ سیماب رفت — خود بدانی آنچہ بر پنجاب رفت
خالصہ شمشیر و قرآں را ببرد — اندراں کشور مسلمانی بمرد

"آنچہ بر پنجاب رفت" سے ان خانہ جنگیوں کی طرف اشارہ ہے جو رنجیت سنگھ کے انتقال (۱۸۳۹ء) کے بعد سکھوں کے درمیان برپا ہوئیں (۱۸۴۰ء سے ۱۸۴۹ء) دلیپ سنگھ (۱۸۴۳ء - ۱۸۴۹ء) کے عہد میں انگریزوں اور سکھوں میں جنگ چھڑی (۱۸۴۵ء) اور اس میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسی انارکی اور ناامنی کے دور میں ہی شرف النساء بیگم مرحومہ کے مقبرے کو اکھاڑ ڈالا گیا ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء کو جب پنجاب پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہوا، تو یہ شکستہ مزار منجملہ مزارات طلا جنہیں سکھا شاہی کے غاصبانہ دور میں تہس نہس کیا گیا ہے۔ ۱۸۸۱ء میں اس مزار کی مرمت ہوئی تھی اور اور علی حالہ[۱۴] باقی ہے۔ (دیکھئے مشاہیر نسواں)

افسوس ہے کہ محترمہ شرف النساء بیگم کے حالات زندگی ولادت و وفات رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے اور اولاد وغیرہ کا ہمیں علم نہ ہو سکا۔ جس معاصر تاریخ کو اٹھائیں، اس میں کم و بیش وہی معلومات ملتی ہیں جنہیں علامہ اقبال کے اشعار یا چودھری محمد حسین مرحوم کے محولہ بالا مضمون میں دیکھا جا سکتا ہے۔ بعض حضرات نے علامہ اور چودھری صاحب کے بیان کردہ واقعات میں تاریخی تسامحات دکھائے ہیں مگر بے سند۔ ان حالات میں ہم فی الحال یہی صواب سمجھتے ہیں کہ شرف النساء بیگم نواب زکریا خان کی بیٹی اور نواب عبدالصمد خان کی پوتی ہی تھیں۔ اس طرح ان کا دور حیات اٹھارویں

صداری جاسوسی میں گذرا ہے۔ چونکہ ان کا انتقال والدہ کی زندگی میں ہوا۔ اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ وہ زیادہ معمر ہو کر فوت نہیں ہوئیں۔ بہرحال اس خاتون کے عصری ماحول کے اشارات ہم نے مرتب کر دئے اور اگر کوئی صاحب ان کے حالات پر سے پردہ اٹھائیں، تو دیگر قارئین کرام سے زیادہ راقم الحروف ان کا ممنون ہوگا۔ ع۔ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لئے۔

حوالہ جات

۱ مثلاً شرح جاوید نامہ از مولانا صبغۃ اللہ بختیاری میں۔ ۲ ترجمہ منتخب اللباب جلد دوم از خوافی اور سیر المتاخرین جلد اول۔ ۳ تذکرہ شعرائے کشمیر (فارسی) از اصلح متخلص میرزا طبع کراچی۔ ۴ سیر المتاخرین جلد اول۔ عمدۃ التواریخ پنجاب ۵ تاریخ مکمل کشمیر از فرق (جلد دوم وسوم) کشمیر میں فارسی ادب کی تاریخ از سروری۔ ۶ تاریخ حسن جلد دوم طبع سرینگر، کشمیر سلاطین کے عہد میں (اردو ترجمہ) ۷ تذکرہ مخزن الغرائب، اورنٹیل کالج میگزین لاہور شمارہ اگست ۱۹۲۹ء ۸ مقالات اقبال مرتبہ سید عبدالواحد ص۵۵ ۹ رود کوثر، تاشہر لاہور، نقوش لاہور نمبر۔ ۱۰ سیر المتاخرین جلد دوم، عمدۃ التواریخ پنجاب، قاموس المشاہیر بدایونی۔ ۱۱ حیات ولی اللہ: پروفیسر محمد سرور۔ ۱۲ A HISTORY OF THE PUNJAB, BY S.M. LATIF.

۱۳ پاکستان ناگزیر تھا از سید حسن ریاض، زوال سلطنت مغلیہ، جادو ناتھ سرکار جلد دوم

۱۴ LAHORE, ITS REMAINS AND ANTIQUITIES,
A BOOK OF READINGS ON THE HISTORY OF THE PUNJAB
(VIth chapter)

۱۵ دیکھئے نقوش کا لاہور نمبر (تاریخی عمارات)

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے
ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے
پستول مارکہ آٹا پسند فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے
ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کیجئے، جسے آپ بہتر پائیں گے۔
نوشہرہ فلور ملز جی ٹی روڈ نوشہرہ
فون نمبر 126

حضرت مولانا عبد الغفور عباسی المدنیؒ کے

ملفوظات طیبات

جامع
مولانا عبد الرشید ابن خواجہ نور بخش صاحبؒ
بھلن شریف

حضرت مرشدنا و مولانا عبد الغفور صاحب عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلق عمومی ارشادات میں کچھ بیان نہیں فرماتے تھے۔ آپ اپنی ذاتی کیفیات کو ہمیشہ چھپاتے تھے۔ شہرت پسندی سے آپ کو بالکل نفرت تھی۔ ایک خصوصی مجلس میں جو حضرات خلفاء پر مشتمل تھی اس میں آپ نے اپنی ذات کے متعلق چند باتیں فرمائیں۔ اور اس بیان سے اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات کا اظہار اور خلفاء کی ہمت بڑھانا مقصود تھا۔

۱۔ فرمایا: میں نے ایک مرتبہ طائف شریف کا سفر دس بارہ رفقاء سمیت پیدل طے کیا پہاڑ کے دامن میں ایک بکرا خرید کر اسے پکایا، کھایا اور شام کو چل پڑے۔ تمام رات سفر میں گذری صبح کو طائف شریف پہنچے۔ میں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر مراقبہ کیا۔ آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے "قطبیت" کا مقام عطا ہوگا۔ الحمد للہ

۲۔ فرمایا: میں نے حج کے زمانہ میں پانچ چھ مرتبہ مکہ معظمہ اور مدینہ شریف کے درمیان پیدل سفر کیا ہے۔ فرمایا میں نے جب چوتھی بار ہندوستان سے ارض مقدس کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو میری والدہ صاحبہ اور اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ میں نے مکہ مکرمہ سے والدہ اور اہلیہ کے لئے اونٹ کرایہ پر لیا اور خود پا پیادہ چل پڑا۔ وادیٔ فاطمہ کے راستے منزل عسفان پر پہنچا۔ یہ منزل بہت لمبی تھی۔ منزل پر پہنچ کر چاول پکا کر کھائے اور آرام کیا۔ راستہ میں میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کنبہ میرے ساتھ ہے۔ ذریعہ معاش کوئی نہیں۔ گزر کیسے ہوگی؟ رات کو خواب میں میں نے

دیکھا کہ حجرِ اسود سے شہد نکل رہا ہے۔ اور میں اسے چاٹ رہا ہوں۔ اس سے میرے دل میں تسلی ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے رزق کا انتظام فرما دیا ہے۔ نیز دوسرا خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کاغذ تھا جس پر انیس ۱۹ بزرگوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے مجھے فرمایا ان سب بزرگوں نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں قیام کیا ہے۔ کیا آپ وہاں قیام نہیں کریں گے۔؟ اس خواب سے مجھے سکون ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کو مجھے مدینہ منورہ میں رکھنا منظور ہے۔

۳۔ فرمایا: میں نے ایک دفعہ مدینہ منورہ میں خواب میں دیکھا کہ میرے حضرت قریشی صاحبؒ نے مدینہ منورہ میں ایک باغ میں اسے سیراب کرنے کے لئے مشین لگائی ہے۔ اس خواب کی میں نے یوں تعبیر لی کہ "مشین" سے مراد "سلسلہ عالیہ نقشبندیہ" ہے۔ اور ہزاروں لوگ اس سلسلہ سے روحانی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ (الحمد للہ حضرت کے ذریعہ سے یہ سلسلہ عربی ممالک میں خوب پھیلا) الحمد للہ دل کو پورا اطمینان حاصل ہوگیا۔

۴۔ فرمایا: کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر سلام پڑھا مجھے صاف جواب ملا "وعلیک السلام یا ولدی" تو مجھے معلوم ہوگیا کہ میری عباسی نسبت صحیح ہے۔

۵۔ فرمایا: کہ میں نے مدینہ منورہ میں خواب دیکھا کہ روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر میں نے سلام پیش کیا ہے۔ اور روضۂ اطہر سے موجیں اٹھ رہی ہیں۔ وہ جالی مبارک سے نکل کر میرے قلب پر پڑ رہی ہیں۔ میں خوش ہو کر کھڑا ہوں۔ کہ الحمد للہ پہلے بالواسطہ فیض ملتا تھا۔ اب بلاواسطہ فیض کی موجیں آ رہی ہیں۔ میں کھڑا رہا۔ موجیں دریا کی طرح آ رہی تھیں۔ میرا دل کیسے انہیں برداشت کر سکتا۔ میں خواب سے بیدار ہوا۔ تو میرا سینہ لبریز تھا۔ دوسرا خواب میں نے دیکھا کہ مزار اقدس پر حاضر ہوں۔ مجھے کنجی عطا کی گئی۔ میں نے مزار مبارک کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بھی گلاب کے پھول ہیں، اور نیچے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے اور میں بھی ہنسا۔ میں خوش تھا کہ آج کنجی میرے پاس ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر آج کوئی اور شخص موجود ہوتا تو اسے بھی زیارت کراتا۔ لیکن میں بولتا نہیں تھا۔ اور یہ سمجھ رہا تھا کہ اگر بات کروں گا تو میری یہ لطافت ختم ہو جائے گی۔

۶۔ فرمایا: الحمد للہ مدینہ منورہ میں وہ اثرات سب ظاہر ہیں۔ مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ختم خواجگان اور حلقہ جاری رہتا ہے۔ یہ خاص اللہ تعالیٰ